فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دارُالافتاء جامِعہ نعیمیہ

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA

زکوٰۃ مالک پر ہے

سوال:

عرض ہے کہ ایک عورت کے پاس ساڑھے نو تولہ سونے کے زیورات ہیں، اب نہ اس کے پاس اتنے روپے ہیں کہ زکوٰۃ ادا کرسکے، زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے زیور کا کچھ حصہ اس کے سسرال بیچنے کی اجازت نہیں دیتے، یہاں کے ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ زیور تم نے اپنی بیٹیوں کو شادی کے وقت دینے ہیں تو شادی سے پہلے ہی ان کو ہبہ کردو، اب دو بیٹیوں کو جب ساڑھے نو تولے زیورات تقسیم ہوں گے تو پھر بیٹی کا حصہ نصاب سے کم ہوگا، لہٰذا ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی، دونوں بیٹیاں ابھی نابالغ ہیں، اب آپ سے التماس ہے کہ اس مسئلے پر راہ نمائی فرمائیں، شکریہ۔

جواب:

آپ کے سوال سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ زیورات مذکورہ خاتون کی ملکیت نہیں ہیں، بلکہ ان کے سسرال کی ملکیت ہیں، ورنہ سسرال والوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اُن کی ملکیت پر اُن کی اجازت کے بغیر کوئی تصرف کریں یا اُن کے مالکانہ تصرف پر کوئی پابندی عائد کریں۔ اگر وہ زیورات اس خاتون کی ملکیت ہیں اور اُن کے پاس ان طلائی زیورات کے علاوہ چاندی یا نقد کی صورت میں کوئی اور مال نہیں ہے تو ان کی زکوٰۃ تقریباً 2.62 گرام سونا ہوگی۔ مولوی صاحب کا یہ معلوم کیے بغیر کہ طلائی زیورات اس خاتون کی ملکیت ہیں یا سسرال والوں کی، حکم صادر کرنا درست نہیں ہے۔ اگر وہ زیورات سسرال والوں کی ملکیت ہیں اور وہ اسے برابر برابر دونابالغ بیٹیوں کے نام ہبہ کرنا چاہتے ہیں، تو ان بیٹیوں کا باپ ان کے وکیل اور ولی کے طور پر اس کا نگران ہوگا، لیکن اُسے اس پر ذاتی تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں ہوگا، نیز وہ بیٹیاں بھی جب تک بالغ نہیں ہوجاتیں، اس پر ولی کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کرسکتیں، شرعی حدود کی رعایت کیے بغیر صرف زکوٰۃ کی ادائی سے بچنے کی حیلہ گری کرنا درست نہیں ہے۔

مفتی منیب الرحمٰن

13 جون 2021ء

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دارالعلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی